مکتوب بنگلہ دیش

جناب لطف الرحمٰن صاحب فاروقی

بنگلہ دیش میں قادیانی سرگرمیوں کا ایک جائزہ

برصغیر پاک وہند میں اٹھنے والی شاید ہی کوئی تحریک ہو جس نے بنگال کو متاثر نہ کیا ہو۔ پنجاب سے اٹھنے والی ایک تحریک یعنی قادیانی مذہب بھی بنگال تک اثر قائم کرنے میں کوشاں نظر آتی ہے۔ اس سلسلے میں ان کی کامیابی کا ایک جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

بنگلہ دیش میں احمدی مذہب کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ اندازاً ۱۸۹۷ء، ۱۸۹۸ء کی بات ہے ضلع برہمن بڑیا کے رہنے والے منشی محمد دولت خان نامی ایک وکیل نے لاہور کے حکیم محمد حسین قریشی کے ہاں سے "مفرح عمری" نامی ایک دوائی منگوائی تھی حکیم صاحب نے دوائی کے ساتھ امام مہدی کی آمد اور ان کے دعوے سے متعلق کچھ اشتہار بھی بھیج دیئے۔ اتفاقاً یہ اشتہار مولانا سید محمد عبدالواحد نامی ایک شخص کے ہاتھ لگے۔ ان اشتہاروں کے پڑھنے کے بعد انہوں نے براہ راست بانی مذہب احمدی مرزا غلام احمد قادیانی سے خط وکتابت شروع کردی۔ یہ سلسلہ ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۸ء تک جاری رہا۔ بالآخر یکم نومبر ۱۹۱۲ء کو وہ بذاتِ خود قادیان پہنچے۔ اور ان کے خلیفہ اول کے ہاتھ پر بیعت کرکے احمدی تحریک میں شمولیت اختیار کرلی۔ واپس آنے کے بعد یہاں قادیانی تحریک کی بنیاد رکھی۔ اور ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۶ء تک وہ خود ہی بنگال کی صوبائی انجمن احمدیہ کے امیر اور مبلغ رہے۔

بنگلہ دیش کے قادیانی اول مولانا سید محمد عبدالواحد ضلع برہمن بڑیا کے نصیر پور میں ۱۸۵۴ء میں پیدا ہوئے۔ احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کرنے سے پہلے وہ ایک نکاح خواں (میرج رجسٹرار رہے) اس جماعت میں شامل ہونے کے بعد زندگی بھر وہ ہزاروں انسانوں کو احمدی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ برہمن بڑیا شہر میں ان ہی کے نام سے منسوب مولوی پاڑہ کی مسجد المہدی کے ساتھ ان کی قبر موجود ہے۔

اس جماعت میں شامل ہونے والے چند اولین افراد کے نام یہ ہیں:-

۱۔ نور محمد احمد کبیر۔ بٹ تلی۔ چاٹگام ۲۔ پروفیسر عبداللطیف و مولوی عبدالہادی۔ سندیپ
۳۔ منشی غلام رحمن۔ چوک بازار ڈھاکہ ۴۔ رحیم الدین خان۔ کشور گنج۔ میمن سنگھ
۵۔ مولوی محمد عظیم الدین خان بیر پائکشہ ۶۔ ماسٹر ہاشم الدین بیر پائکشہ
۷۔ مولوی طالب حسین کٹیادی۔ ۸۔ مولوی ابو حامد محمد علی انوار۔ نانار کندی وغیرہ

سید عبدالواحد کے انتقال کے بعد مختلف اوقات میں جو لوگ احمدی جماعت کے امیر رہے ان کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ پروفیسر عبداللطیف ۱۹۲۶ء ۲۔ حکیم ابوطاہر۔ ۱۹۳۰ء
۳۔ خان بہادر ابوالہاشم خان چوہدری ۱۹۳۵ء ۴۔ خان صاحب مبارک علی۔ ۱۹۴۲ء
۵۔ مولوی محمد۔ ۱۹۴۹ء ۶۔ کیپٹن چوہدری خورشید احمد۔ ۱۹۵۰ء
۷۔ شیخ محمود الحسن ۱۹۵۷ء ۸۔ مولوی محمد ۱۹۶۲ء (دوبارہ امیر بنے)

بنگلہ دیش میں سرگرمی بنگلہ دیش میں احمدی تحریک کے بانی مولوی سید محمد عبدالواحد صاحب کی کوشش سے احمدیت قبول کرنے والے اولین افراد پر مشتمل جماعت سب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں برہمن بڑیا میں احمدی خلیفہ کے حکم سے انجمن احمدی کے نام سے قائم ہوئی۔ اس وقت پورے بنگلہ دیش میں ان کی ۹۳ انجمنیں یعنی مقامی جماعتیں موجود ہیں۔ صرف ڈھاکہ میں ۱۰ حلقے قائم ہیں۔ حلقہ کے صدر کو شائق کہتے ہیں۔ کسی مقام پر کم از کم تیرہ احمدی ارکان موجود ہوں تو عموماً وہاں ایک جماعت قائم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں بڑی بڑی جماعتیں بھی قائم ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

پنچ گڑھ۔ سندربن۔ دیناج پور۔ بگڑا۔ رنگ پور۔ کشتیا۔ برگونا۔ جمال پور۔ چاٹگام۔ راجشاہی پٹوا کھالی۔ ناٹور۔ سانکھیرا۔ بیرسال۔ نرائن گنج وغیرہ۔

ڈھاکہ شہر میں تیز گام۔ میرپور اور نکھال پاڑہ میں احمدیوں کی جامع مسجدیں بھی قائم ہیں۔

مرکز بنگلہ دیش میں قادیانیوں کا مرکزی آفس ۴ نمبر بخشی بازار روڈ ڈھاکہ میں قائم ہے۔

یہاں مسجد احمدیہ کے نام سے ایک دو منزلہ مسجد کے علاوہ احمدیہ پریس کے نام سے ایک چھاپہ خانہ دارالتبلیغ ہال۔ احمدیہ لائبریری۔ مشن ہاؤس اور مختلف شعبہ جات کے دفاتر اور چند قابل رہائش کمرے موجود ہیں۔ مرکز میں تقریباً ۱۸ شعبے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

شعبہ تصنیف و تالیف اور نشر و اشاعت۔ شعبہ تعلیم و تربیت۔ شعبہ اصلاح و ارشاد۔ شعبہ علم و صحت۔ شعبہ ادارت و اخبار و جرائد۔ شعبہ خط و کتابت۔ شعبہ مالیات۔ شعبہ تراجم۔ شعبہ وی ٹی او

اور شعبہ رشتہ و ناطہ وغیرہ۔
ہر شعبہ کے لئے ایک ذمہ دار موجود ہے جسے معتمد کہتے ہیں۔ احمدی جماعت کے مختلف عمر کے لحاظ سے مرد اور عورتوں کے لئے مختلف نام سے الگ تنظیمیں قائم ہیں۔ بنگلہ دیش میں ان تنظیموں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ ایک سے پندرہ سال کی عمر تک مردوں پر مشتمل تنظیم کا نام بنگلہ دیش مجلس اطفال احمدیہ۔
۲۔ ۱۶ سے ۴۰ سال کی عمر تک مردوں پر مشتمل تنظیم کا نام بنگلہ دیش مجلس خدام احمدیہ۔
۳۔ ۴۱ سے زائد مردوں پر مشتمل تنظیم کا نام بنگلہ دیش مجلس انصار اللہ۔
۴۔ ایک سال سے ۱۵ سال تک کی عمر پر مشتمل عورتوں کی تنظیم کا نام بنگلہ دیش مجلس ناصراۃ الاحمدیہ۔
۵۔ ۱۶ سے زائد عمر کی عورتوں پر مشتمل تنظیم کا نام بنگلہ دیش مجلس عمار اللہ۔

اس قسم کی ہر تنظیم کے لئے الگ الگ مجلس عاملہ اور جھنڈا بھی موجود ہے

تقریبات احمدی خلیفہ کی اجازت سے ہر سال مرکزی دفتر کے سامنے سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اجتماع عموماً تین روز ہوتے ہیں۔ سالانہ اجتماع منعقد کرنے کا یہ سلسلہ انگریزوں کے دور سے ہے۔ ربوہ اور بھارت کے قادیان سے بھی مندوب اس جلسے میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ جلسہ کی تاریخ کا اعلان بنگلہ دیش ریڈیو۔ ٹی وی اور اخبارات کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

مرکزی سالانہ اجتماع کے علاوہ مقامی جماعتیں بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس قسم کے جلسوں کا اہتمام کرتی رہتی ہیں۔ ان جلسوں کی کارروائی بھی ریڈیو ریکارڈ کی جاتی ہے۔ ان تقاریب میں ان کے عبادت خانوں اور دیگر مذہبی اہمیت کے حامل مکانوں کو بھی چراغاں کیا جاتا ہے۔

قادیانی حضرات اس کے علاوہ بھی اور مختلف ایام منانے رہتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:
یکم جنوری سال نو۔ ۲۰ فروری یوم مصلح موعود (اس دن مرزا بشیر الدین نے اپنے آپ کو مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا) ۲۳ مارچ یوم مسیح موعود (۱۸۸۹ء کے ۲۳ مارچ کو احمدی جماعت کی بنیاد رکھی گئی تھی اس لئے اس دن کو یادگار کے طور پر منایا جاتا ہے) ۲۷ مئی یوم خلافت اور یوم اصلاح مذاہب۔

اس کے علاوہ انصار، لجنہ اور خدام کی طرف سے مختلف قسم کے تربیتی نشست و تربیتی کورس اور سالانہ اجتماعات منعقد کرتے رہتے ہیں۔ اطفال اور ناصرات کے لئے بھی دلچسپ پی ٹی شو۔ غبارے اڑانے کے مقابلے، تقریری مقابلے، مقابلہ حسن قرات و غزل۔ کھیل کود اور معلومات عامہ کے مقابلے کرائے جاتے ہیں۔

ادبی سرگرمیاں مرزا غلام احمد قادیانی اور دیگر قادیانی اکابرین کی تصانیف وغیرہ دیگر زبانوں کی طرح

بنگلہ زبان میں بھی ترجمہ ہو کر تبلیغی کاموں میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر بھی تصانیف تیار کی جاتی ہیں۔ قادیانی حضرات اپنی تصانیف احمدیہ آرٹ پریس سے چھپوا کر انجمن احمدیہ ڈھاکہ سے شائع کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی چند ایک کتابیں سلیم آباد ڈھاکہ۔ انٹرکون ایسوسی ایٹ ڈھاکہ اور منار پرنٹنگ پریس ڈھاکہ سے بھی چھپوائے ہیں۔

احمدی جماعت دنیا بھر سے تقریباً ۵۰، اخبارات و رسائل و جرائد شائع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ انصار، لجنہ، خدام، اطفال اور ناصرات کی جانب سے بھی الگ الگ اخبارات و جرائد شائع ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں مسلمانوں میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بنگلہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ احمدی جماعت کی جانب سے پندرہ روزہ "احمدی" اخبار باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ خدام کی جانب سے سالانہ اجتماعات کے مواقع پر یادگاری جرائد وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔

یہ تھی مقامی طور پر اخبارات شائع کرنے کی بات۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک سے اردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں شائع ہونے والی اخبارات، رسائل و جرائد بھی بنگلہ دیش میں منگوائے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں:-

ربوہ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ "الفضل"۔ انگریزی روزنامہ (REVIEW OF RELIGIONS) اردو ماہنامہ "انصار اللہ"۔ اردو انگریزی ماہنامہ "تحریک جدید" ہندوستان کے قادیان سے شائع ہونے والے ہفت روزہ "بدر"۔ کالی کٹ سے شائع ہونے والے انگریزی سہ ماہی "منارہ" کلکتہ سے شائع ہونے والا بنگلہ ماہنامہ "البشریٰ" لندن سے شائع ہونے والا اردو ہفت روزہ "النصر"۔ انگریزی ماہنامہ THE MUSLIM HERALD جاپان سے شائع ہونے والا انگریزی سہ ماہی THE VOICE OF ISLAM نیروبی سے شائع ہونے والا اردو پندرہ روزہ اخبار احمدیہ گزٹ اور لندن سے شائع ہونے والا انگریزی پندرہ روزہ "احمدیہ گزٹ" وغیرہ۔

بنگلہ دیش احمدی جماعت امدادی کام یعنی خدمت خلق میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان کے زیر اہتمام سندربن اور پنچ گڑھ میں ایک طبی مرکز اور ایک جونیئر سکول قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اوقات میں رضاکارانہ طور پر قومی اور مقامی حد تک امدادی مہم چلاتے ہیں۔ صدارتی امدادی فنڈز میں شرکت، طوفان سیلاب اور آفت زدہ علاقوں میں امدادی دستہ بھیجنا۔ لنگر کھولنا۔ سڑک کی مرمت وغیرہ امدادی و رفاہ عامہ سرگرمیوں کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

افرادی قوت قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں ان کی تعداد ڈیڑھ کروڑ ہے جب کہ پاکستان میں ۵۰ لاکھ کی تعداد میں قادیانی موجود ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق بنگلہ دیش میں قادیانیوں کی تعداد ۹ ہزار ہے۔ بنگلہ دیش میں برہمن بڑیا۔ چاٹگام، سلہٹ اور پنچ گڑھ کے دو مقامات کے نام بھی احمدیوں کے نام سے منسوب کئے گئے ہیں۔ یہ دو مقامات بالترتیب "احمدی پاڑہ" اور "احمد نگر" ہیں۔

نیشنل امیر احمدی جماعت کے خلیفہ براہ راست امیر نامزد کرتے ہیں۔ بنگلہ دیش کے موجودہ نیشنل امیر مولوی محمد مصطفیٰ بی ایس سی پی اے جی ہیں۔

سابقہ امیر مولوی محمد دست برداری کے بعد جون ۱۹۸۷ کو اس عہدے پر فائز ہوئے۔ ان کی پیدائش برہمن بڑیا ہی میں ہوئی۔ اور عمر ۷۱ سال ہے۔ زمانہ ملازمت میں وہ حکومت کے زرعی شعبہ کے اضافی ڈائریکٹر اور ماہنامہ "کرینشی کتھا" کے مدیر رہے۔ ان کے علاوہ دو نائب امیر بالترتیب الحاج ڈاکٹر عبدالصمد خان چوہدری اور محمد خلیل الرحمٰن ہیں۔

جناب خلیل الرحمٰن حکومت بنگلہ دیش کے اضافی اکاؤنٹنٹ جنرل رہے۔ آج کل وہ فارن ایڈ فائنانس کنٹرولر ہیں۔ دوسری طرف ڈاکٹر عبدالصمد خان چوہدری برہمن بڑیا صدر ہسپتال کے میڈیکل افسر رہے۔

انجمن احمدیہ کے معتمد عمومی کا نام ن ان محمو سالک ہے۔ اس کے علاوہ مختلف افراد مختلف ذمہ داریوں پر فائز ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

شیخ احمد غنی۔ مولوی محمد مطیع الرحمٰن۔ ڈاکٹر نذر الاسلام۔ الحاج احمد توفیق چوہدری۔ مقبول احمد خان (مدیر پندرہ روزہ "احمدی") محمد عبدالجلیل۔ عبید الرحمٰن بھونیاں۔ نذیر احمد بھونیاں۔ پروفیسر شاہ مصطفیٰ الرحمٰن۔ محمد شمس الرحمٰن۔ اے کے رضا الکریم۔ مولوی عبدالعزیز صادق۔ مولانا صالح احمد وغیرہ۔

احمدی جماعت کے باقاعدہ چندہ دینے والے ارکان میں سے ہر دس ارکان پر ایک رکن بذریعہ ووٹ رکن شوریٰ منتخب ہوتے ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ جس رکن کا چندہ باقی ہے یا چہرے پر ڈاڑھی نہیں ہے۔ اس قسم کے افراد شوریٰ کے رکن رہنے کے قابل نہیں رہتے۔ بنگلہ دیش میں انصار کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالصمد خان چوہدری ہیں۔ کل بنگلہ دیش لجنہ اماء اللہ کے صدر الحاجہ محمودہ صمد اور معتمدہ عام رقیہ احمد ہیں۔

تمام بنگلہ دیش میں انصار کے ناظم کی تقریباً ۲۵ شاخیں ہیں۔ بنگلہ دیش کے خدام کے نیشنل امیر اور نائب نیشنل امیر بالترتیب عبدالہادی اور تصدق حسین ہیں۔

اطفال کے موجودہ ناظم محمد سلیم خان ہیں۔ مقامی احمدی جماعتوں کے امراء کے نام یہ ہیں۔

برہمن بڑیا میں صلاح الدین چوہدری۔

چاٹگام میں علام احمد خان۔ نرائن گنج میں بلال الدین احمد۔
ڈھاکہ میں محمد خلیل الرحمن۔ اس کے علاوہ راجشاہی جماعت کے صدر اے بی ایم عبد الستار
رنگپور میں جماعت کے صدر ممتاز الدین احمد۔
سندربن جماعت کے صدر شیخ شرف الدین احمد۔
ناٹور جماعت کے صدر ظہیر محمد عبد الرزاق۔
توواجماعت کے صدر ڈاکٹر احمد علی
احمد نگر جماعت کے صدر شریف احمد۔
کروٹرا جماعت کے صدر عبد القیوم بھونیاں اور جمال پور (دہومنی گنج) جماعت کے صدر ڈاکٹر بشیر احمد چوہدری ہیں۔

امیر اور صدر کی اصطلاح میں معمولی فرق پائے جاتے ہیں۔ یعنی جس جماعت میں کم از کم ۲۰ ارکان باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں اس جماعت کے سربراہ کو امیر اور جس جماعت کے باقاعدہ چندہ دینے والوں کی تعداد ۲۰ سے کم ہے اس جماعت کے سربراہ کو صدر کہتے ہیں۔

بنگلہ دیش انجمن احمدیہ لندن کے مرکز کے ساتھ باقاعدہ رابطہ رکھتے ہیں۔ اور خلیفہ کے حکم سے قومی نوعیت کے مختلف اہم امور سرانجام دیتے ہیں۔

بنگلہ دیش احمدی جماعت ان کے باقاعدہ پروگراموں کے علاوہ بھی مختلف مواقع پر تبلیغی ٹیم تشکیل دے کر سرگرمی کو موثر بناتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اپریل ۱۹۸۷ء سے مارچ ۱۹۸۸ء تک کل ۲۶۹ افراد کو قادیانی جماعت میں شامل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

بخشی بازار ڈھاکہ کے مرکزی دفتر کے سامنے پرکشش الفاظ میں سائن بورڈ آویزاں ہے اس میں مزید معلومات کے لئے اندر آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ استقبالیہ میں نہایت خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنے والے کارکن مہمان کو قادیانی مذہب کے بارے میں مختلف قسم کی کتابیں۔ فائل کور اور دیگر تحائف سے نوازتے ہیں۔ آج کل احمدی جماعت والے چاردیواری کے اندر اجتماعات، جلسے، کانفرنسیں، پرکشش صفحے کے اخبارات، کتب و رسائل، فلم شو، سوال جواب کی نشست، افطار پارٹیاں، حلقہ چائے، عمائدین شہر کے لئے استقبالئے، کیسٹ پروگرام وغیرہ وغیرہ کے ذریعہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس مضمون میں دی گئی تمام معلومات تکمیل ارسال کی تحقیق "بنگلہ دیشے احمدیہ یا قادیانی شمپر دائے" سے ماخوذ یہ معلومات جنوری تا اپریل ۱۹۸۶ء کی ہیں۔